خوردنی وظاہری استعمال کی اشیاء میں

الکحل کی آمیزش والے رنگوں کا استعمال

مولوی عثمان الدین سردار

بخدمت جناب حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم !............السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل مسئلہ میں شرعی رہنمائی فرمانے کی درخواست ہے:

کھانے پینے کی اشیاء میں مختلف اقسام کے رنگ (colors) استعمال ہوتے ہیں، ان کے حصول کے مختلف ذرائع ہیں، جن میں سے معدنیات (minerals) رنگوں کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں، البتہ یہ بات واضح رہے کہ ان رنگوں کے حصول کے دوران کرسٹلز (crystals) بناتے وقت کسی مرحلہ پر الکحل کا استعمال ہوتا ہے (کسی چیز کو صاف کرنے کے لئے کرسٹلز کا بنایا جانا ضروری ہوتا ہے) لیکن یہ ضرور ہے کہ آخری مرحلہ میں وہ الکحل پاؤڈر کی شکل میں آجاتا ہے اور باقی تقریباً اُڑ جاتا ہے، تاہم یہ بات ممکن ہے کہ کچھ الکحل باقی رہ جائے، مگر اس کی مقدار انتہائی کم ہوتی ہے۔

رنگ کا استعمال

مذکورہ رنگ کا بنیادی طور پر استعمال کھانے پینے کی مختلف اشیاء میں ہوتا ہے، یہ رنگ اب کھانے پینے میں تقریباً ضروری جزو بن چکا ہے، اس سے کوئی نشہ نہیں ہوتا، مذکورہ بالا معلومات کی روشنی میں چند سوالات کے جوابات ارشاد فرمانے کی درخواست ہے:

۱:......کیا مذکورہ رنگ حلال ہے؟

۲:......کیا کھانے پینے میں مذکورہ رنگ کا استعمال کرنا اور وہ کھانے کھانا جائز ہے؟ خواہ وہ رنگ کھانے میں ذائقہ بڑھانے کے لئے ہوں یا اسے خوشنما بنانے کے لئے؟

۳:......مذکورہ رنگ میں اگر الکحل کی مقدار کچھ نہ کچھ رہ گئی ہو، خواہ قلیل ہی کیوں نہ ہو، کیا اس

کا استعمال جائز ہے؟

۴:......کیا کھانے پینے کے علاوہ دواؤں میں اس رنگ کا استعمال جائز ہے؟

تصدیق: مذکورہ بالا سائنسی معلومات درست ہیں۔ڈاکٹر فصیح اللہ خان، جامعہ کراچی

مستفتی: سرفراز حمید

الجواب حامداً و مصلیاً

۱،۲،۳،۴:......صورتِ مسؤلہ میں معدنیات سے مذکورہ رنگوں کے حصول کے دوران کرسٹلز بناتے وقت جو الکحل استعمال ہوتا ہے، اس کے حکم سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ الکحل خشک وتر کھجور اور خشک وتر انگور اور منقی سے حاصل کیا گیا ہو تو اس صورت میں مذکورہ رنگ (جس میں خشک وتر کھجور اور خشک وتر انگور اور منقی سے حاصل شدہ شراب سے کشید کردہ الکحل کا استعمال کیا گیا ہو) کسی بھی صورت میں حلال نہیں ہوگا اور اس کا کھانے پینے کی اشیاء اور دواؤں میں استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور ایسے کھانے جن میں یہ رنگ استعمال ہوا ہو، وہ بھی جائز وحلال نہیں ہوں گے، خواہ ان رنگوں میں الکحل کی مقدار باقی رہی ہو یا نہ رہی ہو۔

اور اگر مذکورہ رنگوں کے حصول کے دوران استعمال کیا جانے والا الکحل خشک وتر کھجور اور خشک وتر انگور اور منقی سے حاصل کردہ شراب سے کشید کردہ نہ ہو، بلکہ ان کے علاوہ چیزوں مثلاً آلو، لکڑی اور گنا وغیرہ سے کشید کردہ شراب سے حاصل کیا گیا ہو تو ایسی شراب کی حلت وحرمت سے متعلق شیخین (امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف) اور دیگر ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔شیخین کے قول کے مطابق مؤخر الذکر شراب سے بننے والے الکحل کا حکم جواز کا معلوم ہوتا ہے، جن رنگوں میں مؤخر الذکر الکحل شامل ہوگا، ایسے رنگ بذاتِ خود بھی حلال ہوں گے اور ان کا کھانے پینے کی اشیاء اور دواؤں میں استعمال بھی جائز ہوگا، جبکہ احناف میں سے امام محمد اور دیگر ائمہ کرام کے نزدیک چونکہ شراب مطلقاً حرام ہے، اس لئے کسی بھی قسم کی شراب سے حاصل شدہ الکحل مذکورہ رنگوں میں استعمال ہوگی، وہ رنگ بھی حلال نہیں ہوں گے اور ان کو کھانے پینے کی اشیاء اور دواؤں میں استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور متأخرین کی تصریح کے مطابق فتویٰ بھی امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کے قول پر ہے، اس لئے حتی المقدور ہر قسم کی الکحل ملی ہوئی اشیاء سے احتیاطاً اجتناب کا حکم ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

”(قوله به يفتىٰ)أى بقول محمد وهو قول الأئمة الثلاثة لقوله عليه الصلوٰة والسلام ”كل سكر حرام“رواه مسلم وقوله عليه الصلوٰة والسلام

"ماأسكر كثيره فقليله حرام" رواه أحمد وابن ماجة والدار قطني وصححه (قوله غيره) كصاحب الملتقى والمواهب والكفاية والنهاية والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقهستاني والعيني حيث قالوا: الفتوىٰ في زماننا بقول محمد لغلبة الفساد وعلل بعضهم بقوله: لأن الفساق يجتمعون علىٰ هٰذه الأشربة ويقصدون اللهو والسكر بشربها. أقول : الظاهر أن مرادهم التحريم مطلقاً وسد الباب بالكلية وإلا فالحرمة عند قصد اللهو ليست محل الخلاف بل متفق عليها كما مر ويأتي يعني لماكان الغالب في هٰذه الأزمنة قصد اللهو لاالتقوّي على الطاعة منعوا من ذالك أصلاً ،تأمل". (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الأشربة، ۶/۴۵۵، ط:سعید)

البتہ موجودہ زمانہ میں چوں کہ مأ کولات ومشروبات اور دواؤں وغیرہ میں الکحل کا استعمال عام ہو چکا ہے، اس لئے الکحل ملی ہوئی اشیاء اور ادویہ کے بارے میں متأخرین علماء نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ جو الکحل اشربہ محرمہ اربعہ یعنی خشک وتر کھجور اور خشک وتر انگور اور منقی سے بنی ہوئی شراب سے کشید کر کے حاصل نہ کیا گیا ہو، بلکہ ان کے علاوہ دیگر چیزوں مثلاً آلو، لکڑی اور گنا وغیرہ سے حاصل کیا گیا ہو تو ایسے الکحل کی آمیزش والی ادویہ اور اشیاء کو مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہؒ، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمہم اللہ نے امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے قول کے مطابق مباح قرار دیا ہے، چنانچہ حضرت تھانویؒ انہی الکحل والی اشیاء سے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

''سوال: انگریزی دوا جو پینے کی ہوتی ہے، اس میں عموماً اسپرٹ ملائی جاتی ہے، یہ قسم ہے اعلیٰ درجہ کے شراب کی، یعنی شراب کا مست ہے تو جب اس امر کا تعین ہو چکا اور مسلم ہے تو انگریزی ہسپتال کی دوا پینا جائز ہے یا ناجائز؟
الجواب: اسپرٹ اگر عنب وزبیب ورطب تمر سے حاصل نہ کی گئی ہو تو اس میں گنجائش ہے، للاختلاف ورنہ گنجائش نہیں للاتفاق''۔ (امداد الفتاویٰ، ۴/ ۲۰۹، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی)

امداد الفتاویٰ میں دوسری جگہ ہے:

''بہت مشہور ہے کہ پڑیوں میں شراب پڑتی ہے، غایت شہرت سے مظنون ہوتا ہے کہ یہ امر صحیح ہے، مگر چوں کہ تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ وہ شراب جس کو اسپرٹ کہتے ہیں، خلاصہ جن شرابوں کا ہے وہ اشربہ محرمہ مذکورہ فی الکتب الفقہیہ کے علاوہ ہیں جو کہ امام محمدؒ کے نزدیک مطلقاً نجس وحرام ہیں اور شیخینؒ کے نزدیک طاہر اور قدر مسکر

سے کم حلال بھی ہے، اس لئے عموم بلویٰ کی وجہ سے صحتِ صلوٰۃ کا حکم دیا کرتا ہوں، مگر خلافِ احتیاط سمجھتا ہوں''۔ (امداد الفتاویٰ، ۴/۹۶، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی)

کفایت المفتی میں ہے:

''سوال: جن دواؤں میں اسپرٹ ہو، ان کا استعمال کیسا ہے اور شراب کس حالت میں دواءً استعمال کی جاسکتی ہے؟

الجواب: اسپرٹ کی دوائیں علاج کے لئے مباح ہیں، شراب بوقتِ ضرورت جب کہ طبیب حاذق کہہ دے کہ اب علاج یہی ہے جائز ہوتی ہے''۔ (کفایت المفتی، ۹/۱۴۸، ط: دار الاشاعت)

فتاویٰ رحیمیہ میں ہے:

''سوال: سینٹ جس میں الکوہل کی ملاوٹ کبھی ۹۰ فیصد، کبھی ۷۰ فیصد، کبھی ۶۰ فیصد ہوتی ہے، اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اس کو لگا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟۔

الجواب: اسپرٹ کے متعلق تحقیق یہ ہے کہ یہ تیز شراب کا جوہر ہے، اس میں سے بذریعہ علم کیمیاء خاص منشی جزء علیحدہ کرلیا جاتا ہے، اس کا نام الکوہل ہے، اگر انگور یا کھجور یا منقی سے بنی ہو تو بالاتفاق ناپاک اور حرام ہے، ایک قطرہ بھی استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور جو اسپرٹ بیر، آلو، جَو، گیہوں سے بنتی ہے، اس میں اختلاف ہے۔ نمازی آدمی کو ایسی اسپرٹ لگانے سے بچنا چاہئے، لیکن اگر کسی نے ایسا سینٹ لگا کر نماز پڑھ لی تو چوں کہ اسپرٹ کی مقدار مانع جواز سے کم ہوگی، اس لئے نماز ادا ہوجائے گی، لیکن کراہت سے خالی نہیں اور اگر سینٹ کی شیشی سے بدن پر چھڑکا (اسپرٹ کا) تو اس کی مقدار زیادہ ہوگی، لہٰذا نماز مشتبہ ہوگی، اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہئے''۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ۱۰/۱۵۷، ط: دار الاشاعت)

بناء بریں الکحل ملی ہوئی اشیاء سے خوردنی وظاہری استعمال میں احتیاط مطلوب ہے، اگر انگور، کھجور کے علاوہ اشیاء والی شراب سے حاصل شدہ الکحل ہو تو حضرات شیخین امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے قول کی روشنی میں متأخرین اکابر اہل فتویٰ نے گنجائش دی ہے۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد انعام الحق	ابوبکر سعید الرحمٰن	رفیق احمد بالاکوٹی	عثمان الدین سردار

تخصصِ فقہِ اسلامی جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن